© rasailojaraid.com

زبانِ خلق

محترم المقام جناب سید عطاء المحسن بخاری صاحب

السلام علیکم۔ برصغیر پاک وہند میں کون ایسا ہو گا جس نے حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا نام نہ سنا ہو اور ان کے مقام و مرتبہ سے آگاہ نہ ہو۔ ہمارے علاقے میں مولانا محمد گل شیر شہید اور شاہ صاحب کی تقاریر بوڑھے لوگ بڑے فخر سے سناتے اور انہیں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ اس حوالے سے دل میں ان کا بڑا احترام تھا۔ ان کے بارے میں باتیں سن کر حسرت ہوتی ہے کہ کاش زیارت کا شرف حاصل ہوا ہوتا۔ لیکن کس کے حصے میں کون سا زمانہ ہے اس کا انتخاب تو قدرت ہی کرتی ہے۔ عقیدت کی بنا پر ان کے خانوادے کے بارے میں جاننا چاہتا تھا کہ علماء کی محفلوں میں یہ تذکرہ سننے کو ملا کہ شاہ صاحب کی اولاد تیز مزاج اور سخت طبیعت ہے۔ ناقابل یقین حقیقت سمجھ کر خاموشی اختیار کر لی کہ اتنے میں "نقیب ختم نبوت" دینی صحافت میں رونما ہوا۔ اس کی پہلی جلد کے شمارہ نمبر ۹ سے اسے باقاعدگی سے خریدنا اور پڑھنا شروع کیا۔ اس کے مطالعہ سے گردو غبار صاف ہوا اور پتہ چلا کہ تیز مزاجی کا چرچا کرنے کے پیچھے کون سا جن پوشیدہ ہے۔

عوام میں مشہور تاریخی روایات اور واقعہ کربلا کے پس منظر میں پیش کی جانے والی مروّجہ اور موروثی کہانیوں اور داستانیوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مقدس جماعت کا جو نقشہ کھینچا ہے کچھ ان کی حقیقت جاننے، کچھ دشمنوں کی سازشوں سے آشکارا ہونے اور کچھ رافضیت کے جارحانہ پن نے ان روایات کی چھان پھٹک اور تحقیق کا رواج ڈالا۔ ناصبیت کے فتووں کے باوجود مردانِ حق نے تحقیق کا حق ادا کیا اور تاریخ کی بدنام مگر مظلوم شخصیتوں پر بڑے گردو غبار صاف ہونے لگے۔ چونکہ ماحول کے اثرات بڑے گہرے ہوتے ہیں اس لئے بھی ایسے مواد سے دلچسپی نہ تھی۔ تاہم کتابی ذوق کی بنا پر ایسی تحریریں نظر سے گزریں۔ بعد ازاں ان پر غور کرنے سے دشمنوں کی چالاکی، اپنوں کی سادہ لوحی کا احساس ہوا اور ادراک بھی، کہ اسلام کے مدمقابل گروہ نے کس کس طرف سے گھناؤنے وار کر رکھے ہیں۔ پھر معلوم ہوا کہ خاندان بخاری کے سربراہ سید ابوذر بخاری بھی ان مجاہدوں میں سے ہیں جو باوجود ہاشمی ہونے کے تعصّب سے پاک اور اموی بغض سے نہ صرف آزاد ہیں بلکہ اسلام کے ان باوقار لوگوں سے محض اسلام کے لئے محبت کرتے ہیں۔ یقین نہیں آتا تھا۔ کیونکہ امیر شریعت کے عوامی خطیب ہونے کے ناطے ان کے اور ان کے متعلقین کے بارے میں عام تصور تھا کہ بس واعظ دل پذیر ہوں گے یا پھر انگریز دشمنی پر ہی قانع یہ تو "نقیب ختم نبوت" سے اجاگر ہوا کہ دفاع صحابہ کے مقدس مشن کی علمبرداری کا شرف بھی اس خاندان کو حاصل ہے۔

میرے محترم "نقیب ختم نبوت" کا باقاعدگی سے قاری ہوں۔ سبائی فتنہ کے بارے میں جو الجھاؤ تھے اور اسلام کے ایک عظیم خاندان کے بارے میں جو غلط فہمیاں تھیں وہ کافی ساری اس رسالہ کی بدولت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نکل چکی ہیں۔ سید ابوذر بخاری نمبر پڑھا، جانشینِ امیر شریعت کے کارنامے پڑھ کر اور ان کے حالات سے آگاہی حاصل کر کے ان کی قدرو منزلت میں اضافہ ہوا۔ یوں تو نمبر شاندار تھا مگر مضامین مختصر تھے اور رکئی ایک میں واقعاتی تکرار بھی تھا۔ اس کی بجائے دو چار طویل مضمون ہوتے جو ان کے حالات زندگی، تعلیمی سفر، اور پھر علمی کارنامے اجاگر کرتے۔ بہر حال جو تھا وہ بھی خوب ہی تھا۔ میرے محترم میں چونکہ نہ ابلہ مسجد ہوں (اور نہ ہی تہذیب نو کا فرزند) بلکہ سیدھا سادہ مسلمان اور قرآن کریم کا ادنی سا طالب علم ہوں۔ اس لئے طبقہ علماء کی قربتوں سے کسی حد تک آزار ہوں۔ تاہم محسوس کرتا ہوں کہ تحریک دفاع صحابہ رضی اللہ عنہم اور دفاعِ سید نامعاویہ رضی اللہ عنہ کی سرپرستی کے سبب علماء کے حلقوں میں بخاری خاندان کو ان کے استحقاق سے بہت کم پذیرائی ملی ہے۔

نقیبِ ختمِ نبوت سے محبت کے ناطے عرض ہے کہ رسالے کے مختلف حصے بنا دیئے جائیں مثلاً (۱) قرآنیات (۲) حدیث و سنت (۳) دفاع و مدحِ صحابہ (۴) عصر حاضر میں نفاذِ اسلام۔ اس سے قارئین میں اضافہ بھی ہوگا اور اشتیاق بھی بڑھے گا۔

والسلام

نذر حیات خان خوشاب

امیرالاحرار، مدیر وفاق المدارس الاحرار پاکستان ابن امیر شریعت

حضرت سید عطاء المحسن بخاری دامت برکاتہم نے

جناب حافظ رضا محمد صاحب کو جمعہ ۱۳، نومبر ۱۹۹۸ء سے

مدرسہ و مسجد ختم نبوت شہزاد کالونی نزد لاری اڈہ صادق آباد

میں بطور مدرس، امام و خطیب تعینات کر دیا ہے۔ احباب و مخلصین حفظ و ناظرہ قرآنِ کریم کے لئے اپنے بچوں کو مدرسہ ختم نبوت میں داخل کریں اور ادارہ سے تعاون فرمائیں۔

وفاق المدارس الاحرار۔ دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان

© rasailojaraid.com